36

اصحاب اخدود کے حالات

تاریخ انبیاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۳۶

تحریر حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲ـ فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹ـ اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴ـ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر ـ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر ـ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ ـ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا ـ ہانی رضا ـ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	**تقریظ**	
۲	**انبیاءؑ** کی تعداد اور اُن کے **اُوصیاء**	**جلد۔۱**
۳	**صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ** اور اُن کی تعداد	**جلد۔۱**
۴	**اُولوالعزم** کے معنی، **انبیائے اُولوالعزم** اور اُن کی تعداد	**جلد۔۱**
۵	**نبی و رُسولؑ** کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	**جلد۔۱**
۶	حضرت **آدم** علیہ السّلام اور بی بی **حوّا** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲**
۷	حضرت **ہابیل** علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	**جلد۔۳**
۸	حضرت **شیث** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۴**
۹	حضرت **ادریس** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۵**
۱۰	حضرت **نوح** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۶**
۱۱	حضرت **ہود** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۷**
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۸**
۱۳	حضرت **ابراہیم** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۹**
۱۴	حضرت **اسمٰعیل و اسحٰق** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۰**
۱۵	حضرت **لُوط** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۱**
۱۶	حضرت **ذوالقرنین** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۲**
۱۷	حضرت **یعقوب** اور **یوسف** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۳**
۱۸	حضرت **ایّوب** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۴**
۱۹	حضرت **شعیب** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۵**
۲۰	حضرت **موسٰی** اور **ہارون** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۶**
۲۱	حضرت **موسٰی** اور **خضر** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۷**
۲۲	حضرت **حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۸**
۲۳	حضرت **الیاسؑ، الیسعؑ** اور **الیا** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۹**

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰے اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاءِ نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ۚۙ ﴿٧٣﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ۙ ﴿٧٤﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۚ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۙ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۙ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ
الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّـكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ مِّنۡۢ
بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ
بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا
دُوۡنَ ذٰ لِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ۙ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ
ۖ ﴿٨٣﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ
ذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۖ ﴿٨٥﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ
فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ
فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۖ ﴿٨٧﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا
لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ
فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۖ ﴿٨٩﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ
كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ
فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً
وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی
تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

اصحاب اخدود کے حالات

خداوند عالم قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ "مارے گئے یا ملعون ہوئے اصحاب اُخدود جنہوں نے ایک بہت بڑا غار زمین میں کھودا تھا اور وہ غار آگ سے بھرا ہوا تھا جس کے شعلے بلند تھے جس وقت کہ وہ اُس آگ کے گرد بیٹھے تھے اور جو سلوک ایمانداروں کے ساتھ انہوں نے کئے تھے۔ اس کے گواہ ہیں کہ اپنے بادشاہ کے سامنے گواہی دیں گے یا قیامت میں گواہی دیں گے اور ان کے اعضاو جوارح خود اُن پر گواہ ہوں گے۔ (ان مومنین کے بارے میں) جنہوں نے اُن کے ساتھ کچھ بُرائی نہ کی تھی نہ اُن کے عیوب بیان کئے تھے، سوائے اس کے کہ وہ خدائے عزیز اور مستحق حمد و ثنا پر ایمان لائے تھے۔"

علی ابن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جس نے اہل حبشہ کو یمن والوں سے جنگ پر اُبھارا تھا وہ ذونواس تھا جو بادشاہاں حمیر میں سے آخری بادشاہ تھا جس نے دینِ یہود اختیار کر لیا تھا اور حمیر کا قبیلہ بھی یہودی ہو گیا تھا۔ اس نے اپنا نام یوسف رکھ لیا تھا۔ ایک زمانہ تک وہ سب اُسی دین پر عمل کرتے رہے۔ لوگوں نے اس کو اطلاع دی کہ ایک گروہ نجران میں ہے جو دین عیسیٰؑ پر عمل کرتا ہے اور وہ حقیقتاً دینِ عیسیٰؑ پر باقی تھے اور انجیل کے احکام پر عمل کرتے تھے۔ اُن کا سردار عبداللہ بن یامن تھا۔ ذونواس کے خوشامدیوں نے ذونواس کے نجران پر حملہ کرنے پر اُبھارا تاکہ وہ ان کو برباد کر دے یا وہ لوگ دین یہود قبول کریں۔ غرض ذونواس داخل نجران ہوا اور وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے دینِ یہود قبول کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اس نے بہت مجبور کیا۔ مگر وہ لوگ کسی طرح راضی نہ ہوئے آخر ذونواس نے زمین میں خندقین کھودوائیں اور ان کو لکڑیوں سے بھر کر آگ لگا دی۔ بہتوں کو اُس آگ میں ڈال دیا اور بہتوں کو تلوار سے قتل کیا اور

بعضوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر مار ڈالا یہاں تک کہ قریب ایک ہزار اشخاص ہلاک کردیئے گئے۔ ان میں سے ایک شخص دوس نامی گھوڑے پر سوار ہو کر فرار ہو گیا لوگ اُس کے پیچھے دوڑے مگر اُس کو نہ پاسکے۔ پھر ذونواس مع اپنے لشکر کے صفا کی طرف واپس چلا گیا۔ چنانچہ اِن آیتوں سے اِسی قصّہ کی طرف اشارہ ہے۔

منقول ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے ایک نصرانی عالم کو نجران سے طلب فرمایا اور اصحاب اخدود کا قصّہ اُس سے دریافت فرمایا اُس نے بیان کیا۔ حضرت نے سُن کر فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ میں تجھے آگاہ کرتا ہوں۔ سُن خداوند عالم نے اہل حبشہ پر انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا۔ ان لوگوں نے اس رسول کی تکذیب کی اور اُس سے جنگ کی۔ پیغمبر کے اکثر ساتھیوں کو قتل کر ڈالا اور خود پیغمبر کو مع باقی ساتھیوں کے قید کر لیا۔ پھر زمین میں خندقیں کھودیں۔ اور اس کو آگ سے بھر دیا اور اعلان کیا کہ جو اس پیغمبر کے دین سے منکر ہو کر اس سے جدا ہو جائے اس کو امان ہے اور جو شخص اُس کے دین سے نہ پھرے گا اُس کو ہم آگ میں ڈال دیں گے۔ یہ سُن کر کثرت سے لوگ اپنے پیغمبر سے پھر گئے باقی بہت سے لوگوں کو آگ میں ڈال دیا۔ آخر میں ایک عورت لائی گئی جس کی گود میں ایک مہینہ کا بچہ بحکم خدا بولا، اے مادر مہربان مجھ کو لے کر آگ میں داخل ہو جا خدا کی قسم یہ جلنا رضائے معبود کا سبب ہے۔ یہ سُنتے ہی وہ عورت بھی مع فرزند کے آگ میں کود پڑی۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ مجوسیوں کا ایمان ایک کتاب پر تھا اور اُن کا ایک بادشاہ بھی تھا ایک روز وہ بادشاہ مست ہوا اور اپنی ماں بہنوں سے زنا کی جب ہوش آیا تو اپنا یہ عمل ناگوار معلوم ہوا۔ لیکن لوگوں سے کہا یہ فعل میرا جائز و حلال ہے۔ لوگوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا تو اُس نے گڑھے کھودوا کر اُن میں آگ روشن کراوی اور لوگوں کو اُن میں ڈال کر جلا دیا۔

میثم تمار نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ اصحاب اخدود دس اشخاص تھے جو آگ میں جلائے گئے اور اسی طرح دس شخصوں اِسی بازارِ کوفہ میں لوگ قتل کریں گے۔ حضرت کی غرض گویا یہ تھی کہ اشارہ فرمائیں اُس کی طرف جو ابن زیاد ملعون نے کوفہ وار ہونے کے بعد ایک جماعت کو حضرت المومنینؑ سے بیزاری اختیار کرنے کی تکلیف دی تھی اور اُن میں سے جس جس نے اس کی یہ خواہش پُوری نہ کی ان سب کو اُس ملعون نے قتل کراویا اور اسی جماعت میں سے میثم تمار اور رشید ہجری بھی تھے جیسا کہ اس کے بعد انشاءاللہ ان کا ذکر کیا جائے گا۔

منقول ہے کہ عمر نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کے ایک شہر کی جانب بھیجا۔ وہ شہر فتح ہوا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوئے تو ان کے لئے ایک مسجد تیار کی گئی جب وہ مکمل ہو گئی تو خود بخود منہدم ہو گئی۔ دوبارہ پھر اس کی تعمیر کی پھر وہ گر گئی تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اس کی اطلاع عمر کو بھیجی گئی۔ انہوں نے اصحاب رسول کو جمع کر کے اس کا سبب دریافت کیا کوئی نہ بنا سکا آخر حضرت علیؑ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ خدا وند عالم نے وہاں ایک گروہ پر ایک پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا ان لوگوں نے اس پیغمبر کو مار ڈالا اور اسی مسجد کی جگہ پر دفن کر دیا تھا۔ جو اب تک اپنے خون میں تڑپیں سردار لشکر کو لکھا کہ وہاں کی زمین کھود کر پیغمبر کے جسد مبارک کو نکالیں جسم اقدس تازہ پائیں گے اُن پر نماز پڑھیں اور فلاں مقام پر ان کو دفن کریں پھر مسجد تعمیر کریں وہ مُنہدم نہ ہو گی۔ جب حضرتؑ کی ہدایت کے بموجب عمل کیا گیا مسجد قائم و باقی رہی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کو اس کو لکھ دو کہ داہنی

ترجمہ، کہ خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیئے گئے ﴿٤﴾ (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا ﴿٥﴾ جب کہ وہ ان (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے ﴿٦﴾ اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے ﴿٧﴾ ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابل ستائش ہے ﴿٨﴾ وہی جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿٩﴾ سورۃ البروج

جانب مسجد تعمیر کریں وہاں ایک شخص ملے گا جو بیٹھا ہوا ہے اور اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھے ہوئے ہے عمر نے پوچھا وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں اسی طرح جواب لکھ دو اُس کے بعد جبکہ میرے بیان کے مطابق وہ شخص ظاہر ہو جائے گا تو میں بتادوں گا کہ وہ کون ہے۔ غرض حضرت کے ارشاد کے بموجب اُس سردار لشکر کو لکھا گیا اور کچھ عرصہ کے بعد اُس کا جواب آیا کہ سب ہدایت میں نے عمل کیا۔ اور مسجد تیار کی اور وہ منہدم نہیں ہوئی۔ عمر نے اس وقت حضرت امیر المومنینؑ سے دریافت کیا کہ اب فرمایئے کہ وہ کون ہے فرمایا کہ وہ اُخدود والوں کے پیغمبر ہیں اور اُن کا حال قرآن مجید کی تفسیر میں بہت واضح طور پر درج ہے۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنینؑ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو، قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ اشعث بن قیس منافق علیہ اللعن اُٹھ کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یا امیر المومنینؑ مجوس سے جزیہ کیوں لیا جاتا ہے حالانکہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں اور نہ کوئی پیغمبر ان پر مبعوث ہوا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اہل کتاب ہیں اور خدا نے ان پر ایک پیغمبر بھی مبعوث فرمایا تھا۔ ان کا ایک بادشاہ تھا جس نے ایک رات عالم مستی میں اپنی لڑکی کو اپنے بستر پر طلب کیا اور اس سے زنا کی صبح کو اس کی قوم کو اس کی اس حرکت کی خبر ہوئی تو لوگ اس کی ڈیوڑھی پر جمع ہوئے اور کہا اے بادشاہ تو نے ہمارے دین کو گندہ اور باطل کر دیا آ تجھ کو ہم صحرا میں لے چل کر سنگسار کریں گے بادشاہ نے کہا تم تمام اہل شہر جمع ہو کہ میری بات سنو اور اگر میرا عذر اس امر میں قابل قبول ہو تو منظور کر لو ورنہ جو چاہو کرو۔ یہ سُن کر شہر کے تمام لوگ آئے بادشاہ نے کہا خدا نے کسی مخلوق کو نہیں پیدا کیا جو بابا آدمؑ اور اماں حوّا سے زیادہ اُس کے نزدیک گرامی ہو۔ لوگوں نے کہا سچ ہے بادشاہ نے کہا کیا آدمؑ نے اپنی لڑکیوں کو اپنے لڑکوں سے تزویج نہیں کیا۔ (ضرور کیا) تو میں نے بھی حضرت آدمؑ کی سنت پر عمل کیا لوگوں نے کہا اے بادشاہ تو نے سچ کہا دین حق یہی ہے اور اس پر راضی ہو گئے اور آپس میں عہد کیا کہ نکاح محارم

سب حلال ہیں۔ تو خدا نے ہر علم کو جو ان کے سینہ میں تھا محو کر دیا اور ان کے درمیان سے کتاب اٹھالی۔ غرضکہ یہ لوگ کافر ہیں اور بے حساب جہنم میں جائیں گے۔ بہت سی معتبر حدثیوں میں وارد ہوا ہے کہ مجوس کا ایک پیغمبر تھا جس کو جاماسپ کہتے تھے وہ ان کے لئے ایک کتاب بھی خدا کی جانب سے لایا تھا اور وہ بارہ ہزار گایوں کی کھال پر مرقوم تھی۔ ان سب نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا اور کتاب جلا ڈالی۔

منقول ہے کہ ایک زندیق نے حضرت صادقؑ سے چند سوالات کئے اور مسلمان ہوا اُس کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ کیا مجوس پر بھی کوئی پیغمبر مبعوث ہوا تھا اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ بیشک وہ محکم کتابیں اور بلیغ موعظے اور شافی مثالیں رکھتے ہیں اور ثواب و عذاب کا اعتقاد رکھتے ہیں اور چند شریعتیں بھی ان کی ہیں جن پر وہ عمل کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس پر کوئی پیغمبر مبعوث نہ ہوا ہو اور خدا نے مجوس کے لئے بھی ایک پیغمبر بھیجا اور ایک کتاب نازل فرمائی لیکن ان لوگوں نے نہ پیغمبر کو مانا نہ کتاب پر عمل کیا۔ اُس نے پوچھا کون پیغمبر تھے لوگ کہتے ہیں کہ خالد بن سنان تھے فرمایا خالد بدوی عرب تھا وہ پیغمبر نہ تھا۔ لوگ ایسی ہی بے کار باتیں کرتے ہیں اس نے کہا کیا زردشت ان کا پیغمبر تھا، فرمایا زردشت نے چند امور باطل ان میں رائج کئے اور پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا۔ بعض اس پر ایمان لائے اور بہتوں نے انکار کیا تو ان کو لوگوں نے جنگل میں چھوڑ دیا جن کو صحرائی جانوروں نے ہلاک کر ڈالا۔ اُس نے پوچھا ایام کفر و جاہلیت میں مجوس حق سے نزدیک تر تھے یا اہل عرب، فرمایا جاہلیت کے زمانہ میں عرب دین حنیف ابراہیم سے نزدیک تر تھے بہ نسبت مجوس کے، کیونکہ وہ تمام پیغمبروں کے منکر تھے اور سب کتابوں اور معجزات سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کے آثار و سنت میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے تھے اور کیخسرو جو مجوس کا بادشاہ تھا اُس نے زمانہ گذشتہ میں تین سو بادشاہوں کو قتل کیا تھا۔ مجوس غسل جنابت نہیں کرتے تھے اہل عرب کرتے تھے اور غسل جنابت خاص طور

سے شرائع حنیفۂ ابراہیم سے ہے۔ مجوسی ختنہ نہیں کرتے تھے اور عرب کرتے تھے اور وہ پیغمبروں کی سُنت سے ہے اور سب سے پہلے جس نے ختنہ کیا وہ حضرت ابراہیمؑ پیغمبر تھے۔ مجوسی اپنے مرُدوں کو غسل وکفن نہیں دیتے تھے اہل عرب دیتے تھے۔ مجوسی اپنے مرُدوں کو جنگوں، غاروں اور تالاب وغیرہ میں ڈال دیتے تھے اور عرب دفن کرتے تھے اور لحد ان کے لئے تیار کرتے تھے اور پیغمبروں کی سُنت یہی تھی۔ اور سب سے پہلے جس کے لئے قبر کھودی اور تیار کی گئی وہ حضرت آدمؑ تھے۔ مجوسی ماں بہنوں بیٹیوں کے ساتھ نکاح حلال جانتے ہیں اور کفار عرب حرام سمجھتے رہے ہیں۔ مجوسی کعبہ کے منکر تھے اور اہل عرب حج کرتے تھے اور کعبہ کو اپنے خدا کا گھر سمجھتے تھے۔ اور توریت وانجیل کو کتاب خدا سمجھتے تھے اور اہل کتاب سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے غرضکہ عرب تمام طریق زندگی میں دین حق سے نزدیک تر تھے۔ اُس نے کہا کہ وہ ماں بہنوں کے ساتھ نکاح جائز سمجھتے تھے اس لئے کہ سُنت آدمؑ ہے۔ فرمایا کہ ماں بہنوں کے ساتھ نکاح میں کس طرح آدمؑ سے متمسک ہوئے جبکہ وہ کہتے ہیں کہ آدمؑ ونوحؑ وابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ اور تمام پیغمبروں نے حرام کیا ہے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات خصوصاً شہداء اور بے اولاد حضرات کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally